قال اللّٰہ تعالیٰ من یھدا للّٰہ فھوالمھتدی۔ جز۹۔ رکوع ۱۲

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پائے۔

خصائص امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولفہ

حضرت بندگی عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ

خلیفہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ

شائع کردہ

ادارۃ العلم مہدویہ اسلامک لائبریری

16-4-19 مرکزی انجمن مہدویہ بلڈنگ۔ چنچل گوڑہ حیدرآباد

برائے ایصال ثواب

محترمہ نور جہاں صاحبہ زوجہ حضرت سید قاسم بخاری صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصائص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلواۃ والسلام

فان قلت المهدیؑ افضل ام ابو بکر و عمر رضی الله عنهماقلناهو افضل منهما كماروی عن محمد ابن سيرين انه قال اذاقيل له المهدیؑ خير ام ابو بكر و عمر رضی الله عنهما قال هو خير منهما و ايضا قال قدكان يفضل علی الانبيا ء عليهم السلام ويعدل النبی۔ اخرجها الحافظ ابو عبدالله نعيم بن حماد فی كتاب الفتن و عن عوف ابن منبه قال كنا نتحدث انه يكون فی هذه الامة خليفة لا يفضل عليه ابو بكر و عمر رضی الله عنهما اخرجه الامام ابو عمر و الدانی فی سننه۔ فانّ قلت بای دليل يكون المهدیؑ افضل من ابی بكر و عمرؓ وقد ا جتمعت
الا مة علیٰ انه افضل من جميع العالم بعد النبيين للحديث المشهور و الله ما طلعت الشمس ولا غربت علیٰ احد بعد النبيين افضل من ابی بكر قلناؔ نعم انه افضل للحديث المذكور و اجماع الامة لكن علیٰ عالم زمانه لا علی ٰجميع الازمنة و هذا المعنی ظاهر فی لفظ ما طلعت فی الحديث لان لفظ ما طلعت ماضٍ لا يرادمنه ز مان الاستقبال و زمان مجی المهدیؑ فی وسط الامة و وسط الامة ماكان فی وقت ابی بكر رضی الله عنه هو زمان الاستقبال فلايد خل المهدیؑ تحت هذا الحديث و لا ير جع فضل ابی بكرؓ علی المهدیؑ ويويد ه ماقال الله تعالیٰ فی محكم كتابه" ان الله اصطفٰی ادم و نوحاو ال ابراهيم و ا ل عمران علی العالمين" (آل عمران ۳۳) ای علیٰ عالم زمانهم لا علیٰ جميع العالم الی يوم القيامة لا نك اذا اردت من العالمين جميع العالم الیٰ يوم القيامة فقد رجحت فضل الٰ عمران علی نبينا محمد عليه السلام و ذٰلك غير جائز۔ فعلم بهٰذا المراد من العالمين عالم زمانه لا جميع الازمنة و يويده ايضا قوله تعالیٰ" اذقالت الملئكة يا

اگر آپ کہیں کہ امام مہدیؑ افضل ہیں یا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما افضل ہیں تو ہم کہیں گے کہ مہدیؑ ان دونوں سے افضل ہیں چنانچہ محمد ابن سیرین سے روایت ہے انھوں نے کہا جب ان سے پوچھا گیا کہ مہدیؑ بڑھ کر ہیں یا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنھما تو کہا کہ مہدیؑ ان دونوں سے بڑھکر ہیں نیز انھوں نے کہا کہ (دور صحابہؓ میں) مہدیؑ کو انبیاء سابقین پر فضل دیا جاتا تھا اور مہدیؑ کا نبیؑ کے برابر ہونا بیان کیا جاتا تھا۔ اس روایت کو حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں سند سے بیان کیا ہے۔ اور عوف ابن منبہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی اس سے بڑھ کر نہ ہونگے اس روایت کو امام ابوعمر ودانی نے اپنی سنن میں سند سے بیان کیا ہے۔ پس اگر آپ کہیں کہ کس دلیل سے مہدیؑ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہوں گے حالانکہ امت کی اجماع اسبات پر ہے کہ ابوبکرؓ انبیاء کے بعد تمام اہل عالم سے افضل ہیں اسکی دلیل یہ مشہور حدیث ہے کہ اللہ کی قسم آفتاب نہ طلوع ہوا ہے اور نہ غروب ہوا ہے انبیاء کے بعد کسی ایسے شخص پر جو ابوبکر سے افضل ہے تو ہم کہیں گے ہاں بے شک حدیث مذکور اور اجماع امت کی رو سے ابوبکرؓ افضل ہیں لیکن ان کا فضل ان کے زمانہ کے اہل عالم پر ہے نہ کہ تمام زمانوں کے اہل علم پر اور یہی معنی حدیث مذکور میں لفظ ما طلعت سے ظاہر ہیں کیونکہ لفظ ماطلعت ماضی ہے اس سے زمانہ مستقبل مراد نہیں ہوسکتا اور مہدیؑ کے آنے کا زمانہ وسط امت میں ہے اور وسط امت ابوبکرؓ کے وقت میں نہ تھا مہدیؑ کا زمانہ زمانہ مستقبل ہے پس مہدیؑ اس حدیث کے تحت نہ آئیں گے اور ابوبکرؓ کا فضل مہدیؑ پر لازم نہ آیگا اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہوتی ہے جو اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ بیشک اللہ نے آدم۔ نوح۔ آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر برگزیدہ کیا ہے یعنے ان کے زمانہ کے تمام اہل عالم پر برگزیدہ کیا ہے نہ کہ قیامت کے دن تک تمام زمانوں کے اہل عالم پر کیونکہ جب آپ عالمین سے قیامت تک ہونے والے تمام اہل عالم مراد لیں گے تو یہ ثابت ہوگا کہ آپ نے آل عمران کا فضل ہمارے نبی محمدؐ پر بھی لازم گردانا اور یہ بات ناجائز ہے پس اسی سے معلوم ہوا کہ عالمین سے مراد ان کے زمانے کے اہل عالم ہیں نا کہ تمام زمانوں کے لوگ نیز اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے قول سے ہوتی ہے۔ جب کہا ملائکہ نے اے مریم بیشک اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور

مـريـم ان الـلـه اصطفاك و طهرك و اصطفاك علىٰ نساء العالمين"(آل عمران ۴۲)
ثـم ان كان المراد من نساء العالمين نساء جميع عالمى زمـانها على طريق المجاز فهوالمقصود وان كان المراد من نساء جميع العالمين من زما نها
الى قيام الساعة على الحقيقة فلا يجوز لان بعض نساء خـاتـم الـنبى عـليـه السـلام فـاضلات كخديجةؓ بنت خـويـلـد و عـائشـةؓ بنت الصديق و فاطمةؓ بنت محمدؐ كلهن فاضلات عليها لاشك فى فضلهن فعلم ان المراد من جميع العالم عالمى زمانها لاجميع الا زمنة
كـذاههنا افا فهم ثم اعلم ان فى الاحاديث التى وردت مـن الـنبىؐ فى حق المهدىؑ خصائص كثيرته لم يوجد واحـد مـنهـافى ابى بكر و عمر و غير هما من الصحابة رضـوان الـلـه عليهم اجمعين و بهذا يظهر انه افضل من ابى بكر رضى الله عنه۔

احد ها۔ انه امام خاص يدعوا لخلق با مرالله بلا واسـطة و بـالـحـجة الـقـاطـعة التى يـر يهـا بـا لمعائنة والمشاهدة و غيره من
ا لاولـيـاء بـعـد الـنبىؐ الىٰ قيام الساعة كلهم لايد عون الخلق الىٰ الله تعالىٰ الا بالاستد لا ل و ا لا خبار و ليس الـخبر كـا لـمعا ئنة و ليس هذاا لفضل فى الاولياء لغير المهدىؑ و ان كان ابا بكر فعلم انه افضل۔

والثانى۔ ان المهدىؑ يكون ماموراً من الله بدعوة الـخلق اليه كما كان رسول الله صلعم مـامورا بها كما قـال الله تعالىٰ" قل هذه سبيلى ادعوالى الله على بصيرة انـاومـن اتبعنى(يوسف ۱۰۸) فا لمهدىؑ يكون فاضلا فى اتباعه عليه السلام من جميع الامة لان النبىؐ قال فى حـقـه انـه يـقـفـوا ثـرى و لا يـخـطى" اى يتبعنى كل الـمتـابـعة۔ اعـلـم ان قـولـه لا يخطى يقتضى ان يكون محققافى قوله و فعله من الله تعالىٰ و رسولهؐ فما يحكم المهدىؑ ا لا بما يلقى اليه الملك من عند الله الذى بعثه الـلـه ليسدده و ذٰلك هـو الـشرع الـحقيقى المحمدى الـذى لـو كان محمد رسول اللهؐ حيا و رفعت اليه تلك الـنازلة لم يحكم فيها الابما يحكم هذا الامام المهدىؑ

تجھے پاک کیا اور تجھے بزرگی دی ہے تمام عالمین کی عورتوں پر پس اگر نساء عالمین سے مراد بطریق مجاز مریم کے زمانے کے تمام عورتیں ہوں تو وہی مقصود ہے اور اگر اس سے حقیقت لفظ کے مطابق مریم کے زمانہ سے قیامت تک ہونے والے تمام عورتیں مراد ہوں تو یہ بات جائز نہیں کیونکہ خاتم النبیؐ کی بعض بی بیاں فضل میں بڑھی ہوئی ہیں چنانچہ خدیجہؓ بنت خویلد اور عائشہؓ بنت صدیقؓ اور فاطمہؓ بنت محمدؐ یہ سب کی سب مریم پر فضل رکھنے والی ہیں ان کے فضل میں کوئی شک نہیں۔ پس معلوم ہوا کے تمام عالمین سے مراد مریم کے زمانے کے اہل عالم ہیں نہ کہ تمام زمانوں کی عورتیں اسی طرح یہاں بھی ہے۔ پس غور کرو نیز جاننا چاہیے کہ جو حدیثیں نبیؐ سے مہدیؑ کے حق میں وارد ہوئی ہیں ان میں بہت سے خصایص ہیں جن میں سے ایک خصوصیت بھی ابوبکر و عمر اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نہیں پائی جاتی اور اسی سے ظاہر ہے کہ مہدی علیہ السلام ابوبکرؓ سے افضل ہیں۔

پہلی خصوصیت۔ یہ ہے کہ مہدیؑ امام خاص ہے جس کا کام یہ ہے کہ بلا واسط اللہ کے حکم اور حجت قاطعہ سے جس کو معائنہ و مشاہدہ سے دیکھتا ہے مخلوق کو اللہ کی طرف بلائے۔ مہدیؑ کے سوائے تمام اولیا اللہ جو نبیؐ کے بعد قیامت تک ہوں یہ سب استدلال اور اخبار سے مخلوق کو اللہ کی طرف بلائینگے حالانکہ خبر معائنہ کے مساوی نہیں پس معائنہ و مشاہدہ سے حجت قاطعہ کیساتھ دعوت خلق کا فضل اولیاء میں سوائے مہدیؑ کے اور کسی کو حاصل نہیں اگرچہ کہ ابوبکرؓ ہوں پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ افضل ہیں۔

دوسری خصوصیت۔ یہ ہے کہ مہدی خلق کو اللہ کی طرف بلانے پر منجانب اللہ مامور ہیں جیسا کہ رسول اللہؐ اس دعوت پر مامور تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ کہہ دو اے محمدؐ کہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو اللہ کی طرف بینائی پر میں اور وہ جو میرا تابع ہے۔ پس بفرمانِ خدا آنحضرتؐ کی اتباع میں تمام امت سے مہدیؑ ہی فاضل ہیں کیونکہ نبیؐ نے مہدیؑ کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ (مہدیؑ) میرے قدم بقدم چلے گا اور خطا نہیں کریگا یعنے کامل طور پر میری اتباع کرے گا۔ واضح ہو کہ رسولؐ کا یہ قول کہ مہدیؑ خطا نہیں کرے گا اس بات کا مقتضی ہے کہ مہدیؑ اپنے ہر قول و فعل میں اللہ اور رسولؐ سے تحقیق پر ہو پس مہدیؑ وہی حکم کرے گا جو منجانب اللہ فرشتہ لاوے گا وہ فرشتہ جس کو بھیجے گا اللہ مہدیؑ کے پاس تا کہ مہدیؑ کو راہ راست پر رکھے اور وہی (حکم مہدیؑ) شرح حقیقی محمدی ہے۔ تا آنکہ اگر آنحضرتؐ زندہ ہوتے اور مہدیؑ کے دیئے ہوئے احکام آنحضرتؐ کے سامنے پیش کئے جاتے تو آنحضرت وہی حکم فرماتے جو امام مہدی موعودؑ نے فرمایا۔ پس معلوم ہوا کہ حکم مہدیؑ بعینہ شرح محمدی ہے پس قیاس و اجتہاد کا علم مہدیؑ پر حرام ہوگا ان قطعی احکام کے موجود

فعلم ان ذلك هو الشرع الحقيقى المحمدى فحرم عليه علم القياس و الا جتها دمع وجود النصوص التى حجة منحه الله تعالىٰ ا يا ها و لذ لك قالؑ فى صفته انه يقفو اثرى و لا يخطى فعر فنا انه متبع لا مشرع و انه معصوم من الخطاء فان حكم الرسول لا ينتسب اليه الخطاء فانه لا ينطق عن الهوىٰ ان هوا لا وحى يوحى و سائر الا وليا لا يكون معصومين عن الخطاء لان العصمة من الخطاء بقول النبىؑ بعده مختص بهذا الا مام المهدىؑ و تخصيص الشئى لا يوجد فى غيره ثم اعلم ان ابا بكر رضى الله عنه اذا سئل عنه حكم الكلا لة فقالؓ اقول فى الكلالة برائى فان يكن صوابا فمن الله و رسوله و ان يكن خطاء فمنى و من الشيطان و الله و رسوله منه بريان۔ فعلم من قوله رضى الله عنه انه ماكان معصوما عن الخطاء با لقطع و المهدىؑ علم عصمته من الخطاء با لقطع بقول النبىؑ كما ذكر نا فهذا يدل على انه يكون افضل من ابى بكرؓ

والثالث۔ ان المهدىؑ يكون خليفة من الله بقول النبىؑ بلا خلاف كماروى عن ثوبانؓ انه قال قال رسول اللهؑ اذا را يتم الرايات السود قد جاء ت من قبل خراسان فا تو ها و لو حبوا على الثلج فان فيها خليفة الله المهدى عليه السلام رواه احمد والبيهقى فى دلائل النبوة كذافى المشكوٰة و ابو بكرؓ كان خليفة رسولؑ با تفاق الصحابة لا بامر الرسول صلعم صريحا كما هو المذكور فى كتب العقائد اذلو كان خلافة ابى بكرؓ صريحا من النبى عليه السلام لما اختلفت الا نصار فى خلافته حين قالوا امنا امير و منكم امير فتمسك ابو بكرؓ بقول النبى عليه السلام لا يصلح السيفان فى غمد و احد كذا ذكر فى شرح العقيده الحافظية۔ ثم اعلم ان التمسك بقولهؑ لا يصلح السيفان فى غمد واحد يدل على عدم تصريح الخلافة لنفسه من رسول الله صلعم اذلو كان له معلوم من النبیؐ تخصيص الخلافة لنفسه لما تمسك بهذا الحديث بل يتمسك بالذى علم منه خلافة نفسه تخصيصافعلم بهذه العبارة ان من ظهر تصريح خلا فته من النبىؑ فهوا فضل و قولهؑ خليفة الله يقتضى

ہونے سے جومہدیؑ کواللہ کی طرف سے حجت کے طورعطا ہوئے اوراسی لئے آنحضرتؐ نے مہدیؑ کی تعریف میں فرمایا کہ وہ میرے قدم بقدم چلے گا اور خطانہیں کریگا۔پس ہم نے جان لیا کہ مہدیؑ متبع ہیں نئی شریعت والے نہیں اورمہدیؑ معصوم عن الخطا ہیں اس لئے کہ رسولؐ کے حکم کوخطا سے منسوب نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسولؐ خواہش نفس سے نہیں کہتے وہ تو وحی ہے جوانکی جانب بھیجی جاتی ہےاور دوسرے اولیاء کامعصوم عن الخطا ہونا ثابت نہیں کیونکہ خطا سے عصمت نبیؐ کے فرمان سے نبیؐ کے بعداسی امام مہدیؑ کے ساتھ مختص ہےاور تخصیص کسی شئے کی ایک شخص کے ساتھ یہی معنی رکھتی ہے کہ وہ شئے اس کے سوائے دوسرے میں نہ پائی جائے۔نیز جاننا چاہئیے کہ ابوبکرؓ سے جب حکم کلالہ کی نسبت سوال کیا گیا تو فرمایا کہ کلالہ کے متعلق میں اپنی رائے سے حکم دیتا ہوں پس اگر درست ہوتو اللہ اوراس کے رسول کی طرف سے ہے اوراگرخطا ہوتو میرے اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ اوراس کا رسولؐ خطا سے بری ہیں پس ابوبکرؓ ہی کے قول سے یہ بات قطعی طور پرثابت ہوگئی کہ ابوبکرؓ معصوم عن الخطا نہیں تھے اور مہدیؑ کامعصوم عن الخطا ہونا نبیؐ کے فرمان سے قطعی طور پرثابت ہو چکا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا پس یہ بھی اسی بات کی دلیل ہے کہ مہدیؑ ابوبکرؓ سے افضل ہیں۔

تیسری خصوصیت۔ یہ ہے کہ مہدیؑ کاخلیفۃ اللہ ہونا نبیؐ کے فرمان سے ثابت ہے بلا خلاف چنانچہ ثوبانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھوکہ کالی جھنڈیاں خراسان کی جانب سے آئی ہیں تو وہاں پہنچ جاؤ اگرچہ کہ برف پرسے چل کر جانا پڑے اسلئے کہ انمیں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہےاس کی روایت احمد اور بیہقی نے دلائل النبوت میں کی ہے☆۔اسی طرح مشکوٰۃ میں مذکور ہے اورابوبکرؓ صحابہؓ کے اتفاق سے رسول اللہؐ کے خلیفہ ہیں نہ کہ رسول اللہؐ کے امرصریح سے چنانچہ یہی بات کتب عقائد میں مذکورہے۔اگرابوبکرؓ کی خلافت صریح طور پرنبیؐ سے ثابت ہوتی تو انصار آپ کی خلافت کے متعلق اختلاف نہ کرتے جس وقت کہ انھوں نے کہا کہ ایک امیرہم میں ہونا چاہیے اور ایک تم میں پس ابوبکرؓ نے نبیؐ کے اس قول سے تمسک فرمایا کہ ایک نیام میں دوتلواریں نہیں سماسکتیں اسی طرح ذکر کیا ہے شرح عقیدہ حافظیہ میں۔پس جاننا چاہیے کہ نبیؐ کے قول ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سماسکتیں سے ابوبکرؓ نے جوتمسک فرمایا اسبات پردلالت کرتا ہے کہ خودان کی ذات کیلئے خلافت کی کوئی تصریح رسول اللہؐ کی جانب سے نہیں ہوئی تھی۔اگران کورسول اللہؐ کی جانب سے خلافت کی تخصیص ان کی ذات سے ساتھ ہونا معلوم ہوتا تو وہ حدیث مذکور سے تمسک نہ فرماتے بلکہ اسی قول سے تمسک فرماتے جوان کی ذات کے ساتھ خلافت کی تخصیص کے علم کا فائدہ

ایضا ان یاخذ العلم منه
لا ن الملك اذا ارسل خلیفة الی البلدیا مره بما یصلح فی امر خلافته و ینها ہ عن شی لا یلیق بحاله و یعلمه اشیاء یحتاج الیها کما علم الله آدم الا سماء کلها بلا و اسطة ملك بعد ما اعطاه الخلافة کما ذکر الله سبحانه فی محکم کتابه" و اذقال ربك لملائکة انی جاعل فی الا رض خلیفة الیٰ قوله تعالیٰ و علم ادم الاسماء کلها"(البقره ۳۰'۳۱) الا یة۔ فعلم ان من کان خلیفة من الله علی الحقیقة یا خذالعلم منه و الا رشاد والدعوة و هذه الکرامة بعد النبیؑ بین الاولیاء لایکون الا للمهدیؑ کما قال الله تعالی" ثم ان علینا بیانه"(القیامة ۱۹) قال صاحب کشف الحقایق بیان القران علیٰ مایکون مراد الله بلسان محمدین ای من النبی و المهدی علیهما السلام فبهٰذا ظهر فضله علی الاولیاء کلهم الیٰ قیام الساعة فافهم۔

الرابع۔ النبیؑ انتفی هلاك الامة بثلثة اولها و اخرها وو سطها کما قالؑ کیف تهلك امتی انا فی اولها و عیسیٰؑ فی اخرهاو المهدیؑ من اهل بیتی فی وسطها اخرجه الامام احمدابن حنبل فی مسنده ورواه الحافظ ابو عبد الله نعیم فی عوالیه فی هذا الحدیث۔ ظهر ان رسول الله صلعم نص الامامة بعده فی حق المهدیؑ و عیسیؑ و مانص رسول الله صلعم فی حق غیر هما کما ذکر فی کتب العقائد۔ فعلم ان من نص النبیؑ امامته لا محالة انه افضل فمن لم ینص فی حقه الامامةفتنبه۔

الخامس۔ ان المهدیؑ خاتم الاولیاء کماروی عن علی ابن ابی طالبؓ قال قلت یا رسول الله امنا المهدیؑ ام من غیر نا فقال رسول الله صلعم بل منا یختم الله به الدین کما فتح بناو ذکر باقی الحدیث اخرجه جماعة من الحفاظ فی کبتهم منهم ابو القاسم الطبرانی و ابو نعیم الاصفها نی و عبدالرحمن بن حاتم و ابو عبدالله نعیم بن حماد و غیر هم کذافی عقد الد رر و انشاء علی ابن ابی طالب فی حقه۔

اشعار

دیتا۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جسکی خلافت صریح طور پر نبیؐ کی جانب سے ظاہر ہوئی وہی افضل ہے اور رسول اللہؐ کا مہدیؑ کو خلیفۃ اللہ کہنا اس بات کا مقتضی ہے کہ مہدیؑ اللہ سے علم حاصل کرینگے کیونکہ کوئی بادشاہ جب اپنے نائب کو کسی شہر کی طرف بھیجتا ہے تو اس کو ان امور کا حکم دیتا ہے جو اس کے امر خلافت کی آراستگی سے متعلق ہوں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق نہیں اور وہ تمام چیزیں اس کو سکھا دیتا ہے جن کا وہ محتاج ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خلافت عطا کرنے کے بعد فرشتے کے واسطہ کے بغیر تمام اسما کا علم عطا فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محکم کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ ''اور جبکہ کہا تیرے رب نے ملائکہ سے کہ میں زمین پر ایک خلیفہ کو بھیجنے والا ہوں'' سے آیت ''اور سکھایا آدم کو تمام اسما'' تک پس معلوم ہوا کہ جو در اصل اللہ کا خلیفہ ہو وہ اللہ ہی سے علم حاصل کرتا ہے اور اسی کے حکم سے ارشاد اور دعوت فرماتا ہے اور یہ بزرگی نبیؐ کے بعد اولیاء کے درمیان مہدیؑ کے سوائے کسی کو حاصل نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پھر ہمارے ذمہ ہے بیان اسکا (قرآن کا)۔ صاحب کشف الحقایق نے کہا ہے کہ قرآن کا بیان جو مراد اللہ سے موافق ہے محمدین یعنے نبی و مہدی علیہما السلام کی زبانی ہے پس اسی سے مہدیؑ کا فضل تمام اولیاء پر تا قیامت تک ظاہر ہے پس آپ اس بات کو سمجھ لیں۔

چوتھی خصوصیت۔ یہ ہے کہ نبیؐ نے ہلاکت امت کی نفی تین ذاتوں سے کی ہے جن میں سے ایک امت کے اول ہے اور ایک امت کے آخر میں ہے اور ایک وسط میں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کس طرح ہلاک ہوگی میری امت میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میری اہل بیت سے اس کے وسط میں ہے۔ سند سے بیان کیا ہے اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور روایت کی ہے اس کی ابو عبداللہ نعیم نے اپنی کتاب عوالی میں۔ اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے بعد مہدی اور عیسیٰ علیہما اسلام کے حق میں امامت کو ثابت کیا ہے اور نص رسول اللہؐ امامت کے بارے میں ان دو کے سوائے کسی اور کے حق میں نہیں ہے چنانچہ کتب عقائد میں مذکور ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس کی امامت خود نبیؐ نے ثابت کی ہے لامحالہ وہی افضل ہے اس شخص سے جس کے حق میں امامت نص نبیؐ سے ثابت نہیں ہے پس خبر دار رہ۔

پانچویں خصوصیت۔ یہ ہے کہ مہدیؑ خاتم الاولیا ہیں چنانچہ علی ابن ابی طالبؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے کہا یا رسول اللہؐ آیا مہدیؑ ہم میں سے ہے یا ہمارے غیر سے تو رسول صلعم نے فرمایا کہ ہم میں سے ہے (ہمارے غیر سے نہیں) اللہ اس کی ذات سے دین کو ختم کرے گا

الا ان ختم الاولياء شهيد
و عين امام العارفين فقيد
هو السيد المهدئ من ال احمد
هو الصارم الهندى حين يبيد
هو الشمس يجلو كل غيم وظلمة
هو الوابل الوسمى حين يجيد

وفى حاشية التريف ان المهدیؑ خاتم الولاية الحمدية و هو خاتم الاولياء كذافى الكاشى و خاتم الاولياء افضل من سائرالاولياء كما كان خاتم الانبياء افضل من جميع الانبياء و فى الفتوحات المهدى خاتم الولاية الحمدية هوا علم خلق الله فى هذه الامة و فى الفصوص و ليس احد من الانبياء والرسل الايرى من مشكواة الرسول الخاتم و لا يراه احدمن الاولياء الا من مشكوٰة الولى الخاتم حتى ان الرسل لا يرونه متى راوه الا من مشكوة خاتم الاوليا ء فعلم بهذه العبارة ان خاتم الاولياء افضل من جميع الاولياء فلا يكون لا بى بكر فضل عليه كما ذكر نا غير مرة۔ وفى حاشية الفصوص اى الرسل كلهم يا خذون العلم من خاتم الرسل و خاتم الرسل يا خذه من باطنه من حيث انه خاتم الاولياء لكن لا يظهره لان وصف رسالته يمنعه فاذا ظهر با طنه فى صورة خاتم الاولياء يظهره فا لحاصل ان الرسل و الاولياء كلهم يا خذون العلم من مشكواة خاتم الاولياء و قوله اذاظهر با طنه فى صورة خاتم الاولياء يدل علیٰ ان سير النبى عليه السلام الى الله تعالیٰ و روية ذاته و صفاته له التمام فى المهدیؑ لا فى غيره من سائر الاولياء وا لكان ابا بکرؓ فتامل۔

و السادس ۔ان المهدیؑ الذى اتفقنا فى مجيه بتواتر الاخبار لنصرة دين رسول الله صلعم لو كان خارجا بعد النبیؐ علیٰ طريق الفرض بحكم الله تعالیٰ فى حيات ابى بکرؓ يكون ابو بکرؓ تابعا للمهدى عليه السلام ام لا۔ ان قلت نعم فهو المرادوان قلت لا قلنا لا نسلم لا نه صديق اكبر فيما قال النبى صلى الله عليه و سلم و بعث المهدیؑ بتواتر الاخبار من النبیؐ و المهدیؑ تابع تام للنبیؐ و هو خاتم الولايةالمحمدية بل هو مخصوص

جیسا کہ ہم سے دین کا افتتاح کیا ہے اور ذکر کیا باقی حدیث بھی۔ سند سے بیان کیا ہے اس روایت کو حفاظ کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جس میں ابوالقاسم طبرانی ' ابونعیم اصفہانی ' عبدالرحمٰن بن حاتم اور ابوعبداللہ نعیم بن حماد وغیرہم ہیں۔ ایسا ہی مذکور ہے عقدالدرر میں بھی اور علی ابن ابی طالبؓ نے مہدی کے حق میں یہ اشعار فرمائے ہیں۔

سنو بیشک خاتم الاولیاء شہید ہے
(تمام سابقہ امتوں پر گواہ ہے)
اور اس امام العارفین کی نظیر گم ہے
(نظیر نہیں ہے)
وہ سید مہدی ہے آل احمد سے ہوگا
وہ ہندی تلوار ہے جسوقت کہ وہ ہلاک کریگا
(بدعتوں اور گمراہیوں کو)
وہ آفتاب ہے جو ہر تاریکی اور اندھرے کو دور کردیتا ہے
وہ موٹے بوندوں والی موسمی بارش ہے جس وقت وہ برستا ہے

اور کتاب تعریف کے حاشیہ میں ہے کہ مہدیؑ خاتم ولایت محمدی ہے اور وہی خاتم الاولیا ہے ایسا ہی ہے کاشی میں کہ خاتم الاولیاء تمام اولیاء سے افضل ہیں جیسا کہ خاتم الانبیاء تمام انبیاء سے افضل ہیں اور فتوحات میں ہے کہ مہدیؑ خاتم ولایت محمدی ہے وہ اس امت میں خلق اللہ کا سب سے بڑا عالم ہے اور فصوص میں ہے کہ کسی نبی اور رسول کو اللہ کا دیدار حاصل نہیں ہے مگر خاتم الرسل کی مشکوۃ سے اور کسی ولی کو اللہ کا دیدار حاصل نہیں ہے مگر خاتم الولی کی مشکواۃ سے یہانتک کہ تمام رسول بھی نہیں دیکھتے ہیں جس وقت کہ دیکھتے ہیں خدا کو مگر خاتم الاولیا کی مشکواۃ سے۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ خاتم الاولیا تمام اولیاء سے افضل ہیں پس ابوبکرؓ کو بھی مہدیؑ پر فضل نہ ہوگا چنانچہ ہم نے کئی بار ذکر کردیا ہے اور فصوص کے حاشیہ میں ہے کہ ''یعنے تمام رسول خاتم الرسل سے علم حاصل کرتے ہیں اور خاتم الرسل اپنے باطن سے علم پاتے ہیں اس حیثیت سے کہ آپکا باطن عین خاتم الاولیا ہے لیکن اپنے باطن سے اخذ علم کا اظہار خاتم الرسل کی جانب سے نہیں ہوا کیونکہ آنحضرتؐ کا وصف رسالت اس اظہار سے مانع ہے پس جبکہ آپ کا باطن (ولایت) خاتم الاولیاء کی صورت میں ظاہر ہوتو اسکا اظہار کریگا پس حاصل یہ ہے کہ جملہ رسل واولیاء خاتم الاولیاء کی مشکواۃ سے علم حاصل کرتے ہیں اور شیخ اکبرؒ کا یہ قول کہ جب آنحضرتؐ کا باطن خاتم الاولیاء کی صورت میں ظاہر ہوگا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبیؐ کو سیر الی اللہ اور رویت ذات اللہ وصفات اللہ تمام تر مہدیؑ کی ذات میں ہے مہدی کے سوائے دوسرے اولیا میں سے کسی اور کی ذات میں

للدعوة بعد النبیؐ کما ذکر فی الا حادیث فکیف لا یتبعه ان اجتمعاو لکن لا یجتمع خلیفتان فی زمان و احد لورود النهی فی الا جتماع بین الخیلفتین فی العصر الواحد کماروی عن ابی هریرهؓ انه قال رسول الله صلعم اذا بویع الخلیفتان فا قتلواا لا خر منهما کذافی المسلم۔ ثم اعلم انه امام خاص و خلیفة الرسول با مرالله لا جل طلب ابراهیمؑ من الله ذاته علیه السلام بقوله علیه السلام

"و من ذریتی "فی قوله تعالیٰ" اذا بتلی ابراهیم ربه بکلمات فا تمهن قال انی جا علك للناس اماما قال و من ذریتی" اماما کما جعلتنی اماما" قال لاینال عهدی الظالمین"(البقره ۱۲۴) ای قال الله تعالی عهدت معك یا ابراهیم ان اجعل من ذریتك اماما و لکن لا ینال عهدی الظالمین من امة محمد علیه السلام و هذا مابین المهدی علیه السلام فی هذه الامة من مراد الله تعالیٰ مما علمه الله بلا واسطة ملك فهذا التخصیص الذی ذکر لهذا الامام المهدیؑ لا یو جد فی ابی بکرؓ و غیره من الصحابة بل لا یوجد فی جمیع الاولیاء من لدن ادم الیٰ قیام الساعة رضوان الله علیهم اجمین فعلم انه افضل الاولیاء کلهم فتفکر۔

السابع۔ ذکر فی الفصوص فکل نبی من لدن ادم الیٰ آخر نبی مامنهم احد یا خذا لعلم الا من مشکوة خاتم النبیین و ان تاخر وجود طینه فانه بحقیقته موجود۔و هو قوله علیه السلام کنت نبیا و ادم بین الماء و الطین و غیره من الانبیاء ما کان نبیا الا حین بعث و کذ لك خاتم الاولیاء کان و لیا و ادم بین الماء و الطین و غیره من الاولیاء ماکان و لیا الا بعد تحصیل شرایط الو لا یة فقوله و کذلك خاتم الا ولیاء کان و لیا و ادم بین الماء و الطین یدل ان خاتم الاولیاء کان و لیا علی الحقیقة بغیر تحصیل شرایط الولایة فی وقت لم یخلق ابو ناآدم علیه السلام لانه مظهر و لا یة محمد علیه السلام و حامل امانته علی التمام و غیره من الاولیاء و ان کان ابا بکرؓ لا یکون و لیا الا بعد تحصیل شرایط الولایة فعلم بهذا ان خاتم الاولیاء افضل من جمیع الاولیاء کما

نہیں اگر چہ کہ ابوبکرؓ ہوں پس یہاں تامل سے کام لو۔

چھٹی خصوصیت۔ یہ ہے کہ اخبار کے تواتر سے رسولؐ کے دین کی نصرت کیلئے اللہ کے حکم سے جس مہدیؑ کے آنے پر ہم نے اتفاق کیا ہے اگر بالفرض مہدیؑ ابوبکرؓ کے زمانہ حیات میں ظاہر ہوتے تو ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع ہوتے یا نہ ہوتے اگر آپ کہیں کہ تابع ہوتے تو وہی ہماری مراد ہے اگر آپ کہیں کہ تابع نہ ہوتے تو ہم کہیں گے کہ یہ بات قابل تسلیم نہیں کیونکہ ابوبکرؓ نبیؐ کے فرمان کے موافق صدیق اکبر ہیں اور مہدیؑ کی بعثت نبیؐ کے متواتر اخبار سے ثابت ہے اور مہدیؑ نبیؐ کے تابع تام اور خاتم ولایت محمدی ہیں بلکہ نبیؐ کے بعد دعوات الی اللہ کے لئے مہدیؑ کی ذات ہی مخصوص ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے پس اگر ابوبکرؓ اور مہدیؑ ایک زمانہ میں جمع ہوتے تو ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع کیونکر نہ ہوتے لیکن دو خلیفے ایک زمانہ میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ ایک زمانہ میں دو خلیفوں کا جمع ہونا ممنوع ہے چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول صلعم نے فرمایا کہ جب دو خلیفے بیعت کئے جائیں تو ان میں کے دوسرے کو قتل کرو ایسا ہی ہے مسلم میں۔ نیز جاننا چاہیے کہ مہدیؑ امام خاص ہے اور اللہ کے حکم سے جانشین رسولؐ ہے۔ امام خاص اس لئے ہے کہ ابراہیمؑ نے مہدیؑ کی ذات کو طلب فرمایا تھا ومن ذریتی فرما کر چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ جب آزمایا ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند کلمات سے تو ابراہیمؑ نے ان کو پورا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی یعنے میری اولاد میں بھی امام بنا جیسا کہ مجھے امام بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عہد کو ظالمین نہیں پائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم میں نے تیرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تیری اولاد سے امام بناؤں گا لیکن میرا عہد ظالمین سے متعلق نہیں ہے جو امت محمدؐ میں ہوں گے۔ یہی بیان فرمایا ہے مہدیؑ نے (آیت مذکور کا) اس امت میں اللہ تعالی کی مراد سے جو اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بلا واسطہ فرشتہ آپ کو حاصل ہوئی ہے پس یہ تخصیص جس کا ذکر کیا گیا ہے جو امام مہدیؑ کو حاصل ہے ابوبکرؓ وغیرہ صحابہؓ میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتی بلکہ آدمؑ سے لیکر قیامت تک تمام اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نہیں پائی جاتی پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں پس تم بغور اس کو سمجھ لو۔

ساتویں خصوصیت۔ یہ ہے کہ فصوص میں ذکر کیا گیا ہیکہ ہر ایک نبیؐ آدمؑ سے لے کر نبیؐ آخرالزماں تک جو کوئی ہو خاتم الانبیاء کی مشکواۃ سے علم پایا ہے اگر چہ کہ خاتم الانبیاء کا جسمانی وجود متاخر واقع ہوا ہو اس لئے کہ خاتم الانبیاء حقیقۃً موجود رہے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کا فرمان ہے کہ میں اس حال میں نبیؐ تھا کہ جب آدمؑ پانی اور کیچڑ میں تھے اور آپؐ کے سوائے دوسرے انبیاءؑ

ذكر نا مرارا۔

الثامن۔ ورد فی الخبر عن النبیؐ انه اخبر ان الشيطان الذی و لد معه اسلم عنده و هكذا اخبر المهدی عليه السلام ان شيطانه ايضا اسلم عنده و هوالخبر المشهور بين الناس منه هكذا كما ذكر ابن الحميد فی ترجيعه۔

ماند همزآد اين و آن كافر
شد مسلماں بهر دو تن همزاد
وضع صورت بديں تمام او كرد
دردين معانی ايں بكشاد

قال عليه السلام مامنكم من احد الا و قد و كل به قرينه من الجن قالوا اياك قال واياى الا ان الله تعالىٰ اعانتی عليه فا سلم فل
يا مرنی الابخير۔ رواه ابن مسعودؓ فی المسلم وقال الامام عليه السلام ايضا۔ هذه الكرامة تخصيص لخاتم الانبياء و خاتم الاولياء فلا يكون لغير هما من الاوليا فعلم انه افضل الاولياء كلهم فافهم۔

التاسع۔ قال الامام المهدیؑ وضع التصحيح من الله تعالىٰ عندی و ان الله تعالىٰ يصحح المومنين يرينی جميع اهل الايمان الذين كانوا قبلی ويكو نون بعدی الیٰ يوم القيامة و انا اعلم لكل واخذوا ممن اخذو ا فيضا من مشكوة الولاية بای مقدار اخذ وا و هذه العهدة لم يعط من الله لابی بكر و عمررضی الله عنهما فعلم انه افضل منهم۔

العاشر۔ ذكرفی الفصوص ان الانبياء كلهم يجتمعون يوم القيامة تحت لواء النبیؐ خاتم النبوة و الاولياء كلهم يجتمون تحت لواء المهدیؑ خاتم الولاية الحمدية و هذا الفضل لايكون لغيره فی الا خرة فعلم انه افضل و اكرم عند الله من الاولياء كلهم۔

الحادی عشر۔ كانت الهجرة مع المهدیؑ فرضا كما ذكر فی تفسير المدارك فی سفر الربعة تحت قوله تعالی فالذين هاجر وا واخر جوا من ديا رهم(آل عمران ۱۹۵) الاية الهجرة كائنة فی اخرالزمان كما كانت فی اول الاسلام فمن لم يها جرمع المهدیؑ بعد

میں ہرایک نبیؑ نبیؑ نہ ہوا مگر اسی وقت جبکہ مبعوث ہوا اور اسی طرح خاتم الاولیاءؑ ولی تھے اس حال میں کہ آدمؑ پانی اور کیچڑ میں تھے اور آپ کے سوائے دوسرے اولیاء میں سے کوئی ولی ولی نہ ہوا مگر تحصیل شرائط ولایت کے بعد۔ پس صاحب فصوص کا قول کہ ''اوراسی طرح خاتم الاولیا ولی تھے اس حال میں کہ آدم پانی اور کیچڑ میں تھے'' اس بات پر دلالت کرتا ہیکہ خاتم الاولیاءؑ شرائط ولایت کی تحصیل کے بغیر اس وقت حقیقۃً ولی تھے جبکہ ابوالبشر آدمؑ پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ مہدیؑ ہی محمدؐ کی ولایت کے مظہر اور کامل طور پر آنحضرتؐ کی امانت کے حامل ہیں اور آپ کے سوائے دوسرے اولیاء اگرچہ کہ ابوبکرؓ ہوں ولی نہ ہوئے مگر تحصیل شرائط ولایت کے بعد پس معلوم ہوا کہ خاتم الاولیاؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں جیسا کہ ہم نے کئی بار ذکر کیا ہے۔

آٹھویں خصوصیت۔ یہ ہے حدیث میں آیا ہیکہ آنحضرتؐ نے فرمایا شیطان جو آنحضرتؐ کے ہمراہ پیدا ہوا آپؐ کے حضور میں مسلمان ہوا اور ایسی ہی خبر مہدیؑ نے بھی دی ہیکہ آپؑ کے ہمراہ شیطان جو پیدا ہوا وہ بھی آپکے حضور میں مسلمان ہوا اور یہ خبر تمام لوگوں کے درمیان مشہور ہے چنانچہ اس کو میاں الہداد بن حمیدؒ نے اپنے ترجیع بند میں اس طرح نظم کیا ہے کہ

ہرایک کا ہمزاد کافر رہا
محمدؐ اور مہدی علیہما السلام کا ہمزاد مسلمان ہوا
محمدؐ نے دین کی وضع صورت کو تمام کیا
اور مہدیؑ نے معانی دین کے دروازہ کو کھولدیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی ہوا سکے سپرد اس کا ہمزاد کردیا گیا ہے جنوں میں سے۔صحابہؓ نے عرض کیا کیا آپ کے بھی سپرد کیا گیا ہے تو فرمایا ہاں مگر اللہ نے میری اعانت کی ہے اس کے مقابلہ میں پس وہ مسلمان ہوگیا نیکی کا حکم کرتا ہے اس کی روایت ابن مسعودؓ نے کی ہے یہ روایت مسلم میں ہے اور امام مہدیؑ نے بھی یہی فرمایا پس یہ بزرگی خاتم الانبیاءؑ اور خاتم الاولیاءؑ سے مخصوص ہے ان کے سوائے کسی کیلئے یہ بزرگی نہیں ہے۔پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں پس اس بات کو سمجھ لو۔

نویں خصوصیت۔ یہ ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے تصحیح ارواح کا منصب مجھے عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ میرے روبرو مومنوں کی تصحیح فرماتا ہے مجھے دکھلاتا ہے تمام مومنوں کو جو مجھ سے پہلے گذرے اور جو میرے بعد قیامت تک ہوں گے اور میں ان میں سے ہر ایک کو جانتا ہوں جنھوں نے مشکواۃ ولایت سے فیض لیا ہے کہ کس نے کتنی مقدار میں لیا اور یہ وہ منصب ہے جو اللہ کی طرف سے ابوبکرؓ عمرؓ کو عطا نہیں ہوا پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ ان دونوں سے افضل ہیں۔

التصديق حكم عليه بالنفاق الا من كان معذورا من الهجرة و هكذا اجرى هذا الحكم فى رعيته فعلم ان من كانت الهجرة معه فرضا فلا محالة انه افضل من ابى بكرؓ۔

الثانی عشر۔من خرج معه مهاجرا من و طنه ثم رجع الىٰ بيته بغيرا ذنه صارمنا فقا بامر الله تعالى لا نه تابع تام و الهجرة معه فرض و هذا الحكم لم يكن مع ابى بكر و عمر رضى الله عنهمافظهر انه افضل منهما و صلى الله على خير خلقه محمدن المصطفى وعلى اله المجتبى و على اصحابه المرتضى بمنه و كمال كرمه۔

ختم شد

دسویں خصوصیت۔ یہ ہے فصوص میں مذکور ہے کہ قیامت کے دن سب انبیاء خاتمِ نبوتؐ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور تمام اولیا خاتم ولایت محمدیؐ مہدیؑ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے اور یہ فضل آخرت میں مہدیؑ کے سوائے کسی اور ولی کیلئے نہیں پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ اللہ کے پاس سب اولیاء سے افضل واکرم ہیں۔

گیارھویں خصوصیت۔ یہ ہے مہدیؑ کے ساتھ ہجرت فرض ہے جیسا کہ تفسیر مدارک کے چوتھے سفر میں اللہ تعالیٰ کے قول

فا لذين هاجر و او اخر جوا من ديار هم

الا ية آیت کے تحت مذکور ہے کہ ہجرت لازم ہونے والی ہے آخر زمانہ میں جیسا کہ ہوئی تھی اول اسلام میں پس جس نے تصدیق کرنے کے بعد مہدیؑ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تو اس پر مہدیؑ نے نفاق کا حکم فرمایا بجز اس کے جو ہجرت سے معذور رہا اور اسی طرح اس حکم کو اپنے گروہ میں جاری رکھا ہے پس معلوم ہوا کہ جس کے ساتھ نبیؑ کی طرح ہجرت فرض ہو وہ لامحالہ ابوبکرؓ سے افضل ہے۔

بارھویں خصوصیت۔ یہ ہیکہ جو شخص مہدیؑ کے ساتھ مہاجر ہوکر اپنے وطن سے نکلا پھر مہدیؑ کے حکم کے بغیر اپنے گھر کی طرف لوٹا تو وہ اللہ کے حکم سے منافق ہوگیا کیونکہ مہدیؑ نبیؑ کے تابع تام ہیں اور آپ کے ساتھ ہجرت فرض ہے اور یہ حکم ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کیلئے نہیں ہے پس ظاہر ہوا کہ مہدیؑ ان دونوں سے افضل ہیں اور درود نازل کرے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل مجتبیٰ مہدیؑ پر اور آپ کے تمام اصحاب صاحبان ارتضا پر اپنے کامل فضل واحسان سے۔

ختم شد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

عرض ناشر

الحمدللہ ادارۃ العلم مہدویہ کے زیر اہتمام دینی ودرسی کتب پر مشتمل لائبریری کے قیام کے علاوہ تبلیغ واشاعت مذہب کی خاطر دینی کتب کی طباعت کا سلسلہ بھی جاری ہے اور بفضل خدا سات کتابیں زیور طباعت سے آراستہ کی جاچکی ہیں۔اب یہ زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی آٹھویں اشاعت ہے۔

اب تک حسب ذیل کتابیں شائع کی گئیں۔

۱۔حقیقت ترک دنیا	(اردو)	حضرت مولانا سید میرانجی عابدخوندمیری صاحب	
۲۔حقیقت ذکر	(اردو)	” ” ”	
۳۔القران والمہدی	(اردو)	حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب تدبیر	
۴۔رسالہ ہژدہ آیات	(ہندی ترجمہ)	حضرت میاں عبدالغفور سجاوندیؒ	ترجمہ از جناب شیخ چاند ساجد صاحب
۵۔خصائص امام مہدیؑ	(ہندی ترجمہ)	حضرت میاں عبدالملک سجاوندیؒ	”
۶۔خلاصۃ الکلام	(ہندی ترجمہ)	حضرت میاں شیخ علائیؒ	”

۷۔عقیدہ شریفہ،المعیار،بعض الایات (ہندی ترجمہ) حضرت بندگی میاں سیدالشہداءصدیق ولایت سیدخوندمیرؓ

اب یہ آٹھویں کتاب ”خصائص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ یہ کتاب اس سے قبل دارالاشاعت کتب سلف الصالحین کی جانب سے شائع کی گئی تھی۔اس میں امام مہدیؑ کے بارہ خصائص بیان کئے گئے ہیں اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیقؓ سے امام مہدیؑ افضل ہونے کے مسلہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جناب سید علی احمد بخاری صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کے ایصال ثواب کے لئے اس کتاب کی طباعت کی ذمہ داری قبول کی ہے جس کے لئے ادارہ انکا شکرگزار ہے اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ان کو اجرعظیم عطا فرمائے اور ان کی والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔آمین۔

محرم الحرام ۱۴۳۰ھ مطابق جنوری ۲۰۰۹ء ادارہ

حواشی

☆حدیث اسطرح بھی بیان کی گئی ہے۔عن ثوبانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یقتتل عند کنز کم ثلاثۃ کلھم ابن خلیفۃ لا یصیر الی واحد منھم ثم تطلع الرایات من قبل المشرق فیقتلو نکم قتلا لم یقتلہ قوم ثم یجئی خلیفۃ اللہ المھدی فاذا سمعتم بہ فاتوہ فبایعوہ و لو حبوا علی الثلج فانہ خلیفتہ اللہ المھدی (ابن ماجہ٬ حاکم٬ ابونعیم)

(ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تمہارے خزانہ کے پاس تین آدمی جو خلیفہ کی اولاد سے ہوں گے جھگڑیں گے لیکن ایک بھی اس پر قابض نہ ہو سکے گا۔اس کے بعد مشرق کی طرف سے جھنڈیاں نمودار ہوں گی۔پس وہ لوگ تم کو ایسا قتل کریں گے کہ اب تک کی قوم نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا۔پھر اس کے بعد اللہ کے خلیفہ مہدی آئیں گے۔جب تم کو مہدی کی خبر ملے تو ان کے پاس جاؤ اور ان سے بیعت کرو اگر چہ تم کو برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہیں۔

بیہقی۔ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ بیہقی۔۔عظیم محدث۔فقیہہ٬ حافظ٬ صاحب تصانیف کثیرہ۔سنن کبریٰ دس جلدوں پر مشتمل ہے۔اسکے علاوہ دلائل النبوۃ٬ البعث والنشوار٬ فضائل صحابہؓ وغیرہ مشہور تصانیف ہیں۔وفات نیشاپور۔۴۵۸ھ ۱۰۶۶ء

ثوبانؓ۔ابوعبداللہ ثوبان۔یمن کے حمیری خاندان سے تعلق تھا۔ثوبان غلام تھے جنہیں آنحضرتؐ نے خرید کر آزاد کر دیا کہ چاہو تو اپنے خاندان والوں کے پاس چلے جاؤ اور اگر چاہو تو میرے ساتھ رہو۔چنانچہ ثوبانؓ رسول اللہؐ کے ساتھ رہنے لگے۔خادم خاص تھے۔اس قربت کی وجہ سے انہیں استفادہ کا زیادہ موقع ملا۔چنانچہ (۱۱۲۷) احادیث ان سے مروی ہیں۔آنحضرتؐ کے بعد جو جماعت علم وافتا تھی اسکے ایک رکن ثوبانؓ بھی تھے۔آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدینہ سے شام چلے گئے اور رملہ میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔

شیخ اکبر ابن عربیؒ۔شیخ محی الدین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن علی الطائی الحاتمی الاندلسی ابن عربی کے نام سے مشہور ہیں۔ولادت ۱۷ر رمضان ۵۶۰ھ م ۲۸ر جولائی ۱۱۶۵ء اندلس۔۵۹۸ میں مکہ مکرمہ میں آگئے اور فتوحات المکیہ فی معرفتہ اسرار المالکیہ والملکیہ کی تالیف شروع کی جو ۶۲۹ھ میں ختم ہوئی۔اسی طرح ''فصوص الحکم'' بھی انکی مشہور تصنیف ہے جس میں ۲۷ حکم ہیں جو ایک ایک پیغمبر سے منسوب ہیں۔آخری حکم آخری نبی محمد مصطفیٰؐ سے منسوب ہے۔انکی تصانیف کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ بتلائی جاتی ہے۔ایک تفسیر بھی ان سے منسوب ہے۔وفات دمشق ۲۲ر ربیع الاخر ۶۳۸ھ م ۱۲۴۰ء۔امامنا مہدیؑ نے انہیں ''پہلوان دین'' قرار دیا ہے۔

عقد الدرر فی احادیث المھدی المنتظر۔مولف یوسف بن یحییٰ بن علی المقدسی الشافعی۔

ابوالقاسم الطبرانی۔ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی۔ولادت طبریہ (شام) ۲۶۰ھ م ۸۷۳ء۔وفات ۳۶۰ھ ۹۷۱ء بعمر سو سال۔اپنے وقت کے عظیم حافظ و محدث۔آپ کے تین معاجم۔معجم کبیر۔معجم اوسط اور معجم صغیر مشہور تصانیف ہیں۔

ابونعیم اصفہانی۔حافظ ابونعیم احمد ابن عبداللہ۔عظیم محدث۔حافظ٬ مورخ۔صاحب تصانیف کثیرہ۔مثلاً مسند۔حلیہ الاولیاء۔

دلائل النبوۃ۔اور تاریخ اصفہان مشہور ہیں۔ولادت ۳۳۶ھ م ۹۴۸ء۔وفات ۴۳۰ھ م ۱۰۳۸ء

ابن مسعودؓ۔ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ابن مسعودؓ جلیل القدر صحابی ٗ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔رسول اللہؐ کے بعد پہلے شخص تھے جنھوں نے جہراًقران پڑھ کر قریش کوسنایا۔غزوات میں شریک رہے۔جنگ بدر میں ابوجہل کوقتل کیا۔صحابہ میں کتاب اللہ کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ابن عباسؓ کے بعدسب سے زیادہ تفسیری اقوال ابن مسعودؓ سے منقول ہیں۔مدینہ منورہ میں بعمر ساٹھ سال ۳۲ھ م ۶۵۲ء میں وفات پائی اوربقیع میں مدفون ہیں۔

احمد بن حنبلؒ۔ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل مشہور محدث وفقیہہ دیگر تصانیف کے علاوہ حدیث میں ''مسند ابن حنبل''مشہور ہے۔

ولادت بغداد ۱۶۴ھ م ۷۸۰ء وفات ۲۴۱ھ ٹ ۸۵۵ء۔

ابوعبداللہ نعیم بن حمادؒ۔خراساں کا شہرمروان کا وطن تھالیکن مصر میں چالیس سال رہے۔احادیث جمع کرنے کیلئے عراق وحجاز کا سفرکیا۔حدیث کے ساتھ فقہ اورعلم فرائض میں ماہر تھے۔سنت نبوی پر سختی سے عمل کرتے تھے۔خلق قران کے عقیدہ سے انکار کرنے پر جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔

وفات ۲۲۸ھ ۸۴۲ء

الہدادؓ بن حمید۔صحابی مہدیؑ ہیں مانڈو اس وقت مملکت مالوہ کا پایہ تخت تھا۔میاں الہ دادحمیدؓ سلطان کے مقرب خاص تھے اورعلوم ظاہری وباطنی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے عالم وفاضل تھے شاعر بھی تھے۔جب حضرت مہدیؑ ۸۹۲ھ م ۱۴۸۸ء میں مانڈو تشریف لائے تو اپنا جاہ ومنصب چھوڑ کر مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور ساتھ میں حج کیلئے بھی تشریف لے گئے۔اور مہدی کی وصال تک ساتھ رہے بعدازاں فراہ مبارک سے واپسی کے بعد حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ نے دیگر صحابہ کی طرح آپ کو بھی الگ دائرہ باندھنے کا حکم دیا۔مہدیؑ کی شان میں آپ کا بے نقط دیوان موسوم بہ'' کلام الہداد::مشہور ہے جو طبع ہو چکا ہے۔رات میں ذکر کیلئے ایک ایک جماعت کوانکی نوبت کے وقت جگانا میاں الہدادحمیدؓ کے ذمہ تھا۔ایک مرتبہ آپ کوکلمات تسبیح کا الہام ہوا جسے مہدیؑ نے پسند فرمایااور یہی طریقہ جاری ہوگیا۔چنانچہ آج بھی تسبیح کا سلسلہ جاری ہے۔آپ بعض رسائل کے بھی منصف ہیں۔مقام وتاریخ وفات کا پتہ نہیں چل سکا۔میاں ملک جی مہری خواجہ طہ آپکے شاگرد ہیں۔الہداد کے معنی عطیۃ اللہ ہیں۔

ابوعمروالدنی۔ابوعمروعثمان بن سعید بن عثمان الدانی بن الصیرفی۔ولادت قرطبہ۔فقیہہ مالکی۔قیراون۔قاہرہ۔مکہ اور مدینہ میں علم حاصل کیا۔مشہور قاری ٗ تقریباً سوکتابوں کے مصنف۔مشہور کتاب ''التسیر فی القراءات السبع'' وفات ۴۴۴ھ م ۱۰۵۲ء

مشکواۃ السبیع۔شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب۔محدث علام اور فصاحت و بلاغت کے امام تھے۔مشکواۃ المصابیح حدیث میں انکی ایک مستند تالیف ہے۔اس میں احادیث صحاح ستہ سے منتخب کی گئی احادیث کے علاوہ دیگر کتب خصوصاً مصابیح البغوی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اضافی معلومات ٗ ماخذ وتقابل کے ساتھ تقریباً (۵۹۹۵) احادیث جمع کی گئی ہیں۔ماہ رمضان ۷۳۷ھ م ۱۳۳۶ء میں اسکی

تالیف سے فراغت پائی۔سن وفات ۷۴۰ھ یا ۷۴۸ھ بتلایا جاتا ہے۔مشکواۃ کی کئی شرحیں لکھی گئیں ہیں۔

تفسیر مدارک التنزیل۔ مولف ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی۔ عابد وزاہد' مفسر قران' محدث فقیہ۔تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل دراصل تفسیر بیضاوی اور کشاف سے ماخوذ ہے۔اصول دین' فقہ اور فروع میں بھی تصانیف ہیں۔ ولادت نسف۔ وفات ۷۰۱ھ لیکن بعض اقوال کے مطابق ۷۱۰ھ مدفن کردستان۔

امام مسلم۔ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم۔ جامع احادیث آپ کی تصنیف ''صحیح مسلم شریف'' صحاح ستہ میں دوسرے نمبر پر ہے یعنی صحیحین میں شامل ہے۔اسکے علاوہ بہت سی تصانیف ہیں۔ ولادت نیشاپور ۲۰۶ھ ۸۲۱ء وفات ۲۶۱ھ م ۸۷۵ء

میاں عبدالملک سجاوندیؒ

رشید شریعت کلید طریقت واقف اسرار کاشف استار زبدۂ علماء باللہ بندگی میاں عبدالملک عالم باللہ کے والد شاہ عبدالمجید سجاوند سے ہندوستان تشریف لائے تو گجرات کو اپنا مسکن بنایا آپ کی علمیت وقابلیت دیکھ کر شاہ گجرات نے جلیل القدر عہدوں کے ساتھ انعام میں مدد معاش کیلئے موضع بڑا سن عطا فرمایا۔آپکا شجرہ نسب امام جعفر صادق سے ہوتا ہوا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔شاہ عبدالمجید سجاوندی کے دو فرزند تھے میاں عبدالملک سجاوندی اور میاں عبدالغفور سجاوندی دونوں بھائی اپنے علم وفضل کی وجہ سے مشہور تھے۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلواۃ والسلام نے گجرات میں بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو دیگر بشارات کے علاوہ ایک بشارت یہ بھی دی تھی کہ ''اے میاں دلاور تمھارے آگے علماء ظاہری وباطنی زانوے ادب تہہ کریں گے'' چنانچہ مخبر صادق کی اس پیشین گوئی کے مطابق جب احمد آباد میں شاہ دلاورؓ کا دائرہ تھا' اس وقت میاں عبدالملک نے آپ کے حسن اخلاق وکشف مغائبات واوصاف بیان وکلام سے متاثر ہوکر شاہ دلاورؒ کے آگے خلیفۃ اللہ مہدی موعود علیہ السلام کی تصدیق کی اور بیعت وپاس انفاس وذکر خفی کی تعلیم سے بہرہ وافر حاصل کیا اور ترک دنیا کر کے معہ برادر واہل وعیال شاہ دلاورؓ کی صحبت میں دائرہ میں اقامت اختیار کی۔تصدیق وتربیت کے موقع پر شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ یہ فقیر امی ہے اور قل کو کل کہتا ہے اور تم عالم ہو۔عبدالملک نے عرض کیا کہ حضرت کے 'کل' پر بندہ کا 'قل' قربان ہے۔ بندہ امیدوار حصول نعمت باطنی ہے۔بعض روایات میں ہے کہ شاہ دلاورؓ نے پس خوردہ عطا فرمایا جس سے میاں عبدالملک کے سینہ سے علم ظاہری دھل گیا۔میاں عبدالملک سفر وحضر میں ہر وقت آپ کی صحبت بافیض میں رہے اور بشارات سے سرفراز ہوئے۔دیگر بشارات کے علاوہ یہ بشارت مشہور ہے کہ شاہ دلاورؓ نے آپکو' عالم باللہ' فرمایا اسطرح میاں عبدالملک کنایۃً مہدیؑ کے بھی مبشر ہیں جس کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔

شیخ علی متقی نے حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں حاضر ہوکر مہدی موعودؑ کی تصدیق کی اور چند روز اس پر قائم رہے۔ایک مرتبہ شاہ دلاورؓ نے دوران بیان فرمایا کہ نامرد مخنث یا غنی کو ایمان کا ہونا محال ہے۔اس سے حضرت کی مراد وہ لوگ تھے جو اللہ کا عشق نہیں رکھتے لیکن شیخ علی نے اسکو خود پر محمول کیا اور بلا اجازت اٹھکر چلا گیا۔ برہان پور جاکر علم حاصل کیا پھر مکہ مکرمہ چلا گیا وہاں مشہور کتب کنز العمال اور صواعق محرقہ فی ردالروافض کے علاوہ مہدویہ کے خلاف ایک رسالہ ''الرد'' بھی لکھ کر گجرات روانہ کیا۔جب یہ رسالہ شاہ دلاورؓ کے پاس پہونچا تو آپ

نے میاں عبدالملک سجاوندی سے فرمایا کہ اسکا ردلکھو۔میاں نے عرض کیا کہ بندہ کا علم سلب ہو چکا ہے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؒ نے اسی وقت پانی منگوا کر پسخوردہ عطا فرمایا جسکو پیتے ہی علم لوٹ آیا۔عرض کیا کہ جواب لکھنے کیلئے علمائے سلف کی کتابیں موجود نہیں ہیں تو شاہ دلاورؒ نے فرمایا جس مفسر/محدث یا مجتہد کی طرف توجہ کروگے حضرت مہدی موعودؑ کے صدقہ سے اونکی روح حاضر ہوجائیگی اور جس کتاب کی خواہش ہوتمہارے آگے پیش کردی جائے گی تب انکی مدد سے اور روح سے تحقیق کر کے جواب لکھو۔ چنانچہ میاں عبدالملک نے رسالہ ''الرد'' کا مدلل جواب بزبان عربی لکھا جسکا نام ''رسالہ سراج الابصار دافع الظلم عن اہل الانکار'' رکھا اور علماء مکہ کے پاس بھیج دیا۔ جسے پڑھکر علماء مکہ احوال واقوال مہدویہ کے معترف ہوگئے۔اسی طرح ابوالفضل اور فیضی کے والد میاں شیخ مبارک ناگوری نے تحقیق مذہب مہدویہ کی خاطر جوسوالات لکھ کر بھجوائے تھے۔ان کا تشفی بخش جواب لکھا۔اس رسالہ کا نام ''منہاج التقویم'' ہے۔نیز حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت مہدیؑ کی تشریح کرتے ہوئے رسالہ ''خصائص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام'' بھی بزبان عربی لکھا جسکے اردو' انگریزی اور ہندی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے وصال کے بعد میاں عبدالملک بورکھیڑہ سے گجرات واپس آ گئے اور بڑھاسن میں اپنا دائرہ قائم کیا جہاں تقریباً چالیس سال خلافت کے بعد ۲۴ شوال ۹۸۱ھ میں واصل بحق ہوئے اور مزار مبارک بھی وہیں ہے۔**انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

ارشادات قرآنی

اللہ جل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَاَطِیعُوا اللّٰہ و رَسُولَہٗ اِنْ کُنتُمْ مؤمِنین (الانفال)	اور اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔
وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہ ط اِنّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیما (النساء)	اور اللہ سے معافی چاہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
وَالمُؤمِنُونَ والمُؤمِنٰت بَعْضَھُمْ اَوْلِیَاءَ بَعْضٍ (التوبہ)	اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں
لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّین	دین میں زبردستی نہیں
وَلَا تُسْرِفُوْا ، اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِینَ (الانعام)	اور فضول خرچی نہ کرو، کیوں کہ فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا
وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ط (البقرہ)	اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآء وَالْمُنْکَرِ ط (العنکبوت)	بے شک نماز بے حیائی کے کاموں اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی ہے
اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤمِنِینَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء)	یقیناً نماز مسلمانوں پر وقت مقررہ کے ساتھ فرض ہے۔
یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنوا مَعَ الصّٰدِقِیْن (التوبہ)	مسلمانو! خدا (کے غضب) سے ڈرو اور صادقین کی صحبت میں رہو۔
وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کثیراً وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ (ال عمران)	اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح وشام اُس کی تسبیح بیان کرو۔
قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ (آل عمران۔۳۲)	کہدو کہ خدا اور اُس کے رسول کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا
اِنَّ الدین عِندَاللّٰہِ الاسلام (آل عمران۔۱۹)	دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے۔
وَوَصَینا الانسان بوالدیہ احسناً (احقاف۔۱۵)	اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا

احادیث

الصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ کُلِّ خَیر	نماز تمام نیکیوں کی کنجی ہے۔
ذِکْرُاللّٰہِ شِفَاءُ الْقُلُوْبِ	ذکر اللہ دلی بیماریوں کی شفاء ہے
لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ	چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔
اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ	جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ	تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے
حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسَ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ	دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور دنیا (کی محبت) کا ترک کرنا ہر عبادت کی جڑ ہے۔
طلب العلم فریضۃٌ علی کُلِّ مُسلم	علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

من قالَ لا اله الا الله خالصاً مُخلصا بها قلبه دخل الجنةمن قالَ لا اله الا الله خالصاً مُخلصا بها قلبه دخل الجنة	جس کسی نے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
لا يشكر الله مَن لا يشكر الناس	جولوگوں کاشکریہ ادانہیں کرتا وہ اللہ کاشکریہ بھی ادانہیں کرے گا۔
لَيس مِنّا مَن مَاتَ عَلٰى عصبيةٍ	وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت پر مرے

فرامین مہدی علیہ السلام

حضرت امامنا میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

مَذهَبِ مَنْ کتابُ اللّٰهِ وَ اِتِّبَاعِ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔است	میرا مذہب اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی پیروی ہے۔
خلق راسوئے توحید وعبادت دعوت می کنم	میں مخلوق کو توحید اور (خدا کی) عبادت کی دعوت دیتا ہوں۔
اگر کسے رسم وعادت وبدعت کند اورا بہرۂ این جائی نرسد	اگر کوئی شخص رسم وعادت وبدعت (اختیار) کرے تو اُس کو یہاں کا بہرہ نہیں پہنچے گا۔
ذکر خدا تعالیٰ بکنید تا بینائی خدا تعالیٰ حاصل شود	خدا تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدا تعالیٰ کا دیدار حاصل ہو جائے۔
ہر چہ بے اختیار بندہ، بموافقت شرع می رسد، حلال است	جو کچھ انسان کے اختیار کے بغیر شریعت کے مطابق پہنچ جائے وہ حلال ہے۔
حلال طیب آنست کہ یکا یک بے گماں وبے اختیار برسد	حلال طیب وہ ہے کہ یکا یک بے گمان اور بے اختیار پہنچ جائے
مہدیؑ وقوم وی را ہیچ جا مقام نیست ومسکن نیست	حضرت مہدیؑ اور اُن کی قوم کو کسی جگہ پر مقام ومسکن نہیں ہے۔
بے دیانتی است کہ بغیر علم قرآن تفسیر کند	بے دیانت ہے کہ قرآن جانے بغیر تفسیر کرتا ہے۔
ہر کہ منتظر فتوح باشد او متوکل نیست	جو شخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں ہے۔
کے را حرص زیادہ باشد او دوزخی باشد و کسے را کہ قناعت باشد او بہشتی است	جس کو حرص زیادہ ہوگی وہ دوزخی ہوگا اور جس کے لئے قناعت ہے وہ بہشتی ہے۔
کسے بے ادب وبے دیانت وبے شرم باشد ہر گز بہ خدائے تعالیٰ نرسد	جو شخص بے ادب، بے دیانت اور بے شرم ہے ہر گز خدا تعالیٰ کو نہ پہنچے گا۔
بندے کا اُمّی، دوجے کے عالم پر فائق پڑے	بندے کا اُمّی دوسرے کے عالم پر فائق رہے گا۔
خدا کی خُدائی کو چھی نہیں، بندہ کی طلب کوں چھی نہیں	خدا کی خدائی کو حد نہیں، بندہ کی طلب کو حد نہیں
مَنْ تَرَکَ لِلّٰهِ شیئاً فَهُوَ مُفلِحٌ	جو شخص اللہ کے لئے کوئی چیز چھوڑے گا فلاح پائے گا۔